بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسٹور ملازم کا اپنا ایمپلائی ڈسکاؤنٹ کسی اور کو دینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی کا کوئی دوست، کسی اسٹور وغیرہ میں کام کرتا ہو، اور اسے وہاں کام کرنے کی وجہ سے "ایمپلائی ڈسکاؤنٹ"(ملازم کے لیے خصوصی رعایت) ملتا ہو۔ اور عام طور پر اس رعایت کی اجازت، صرف ملازم کو خود، اور اس کے گھر کے کسی ایک فرد کو ہوتی ہے، تاکہ وہ روزمرہ کی خریداری یا گروسری لے سکیں، لیکن کیا وہ ملازم یہ ڈسکاؤنٹ کسی اور (مثلاً اپنے دوست) کو خریداری کے لیے دے سکتا ہے؟ کیونکہ اکثر جگھوں پر ایسا ہوتا ہے، کہ ملازم یہ ڈسکاؤنٹ، دوسروں کو بھی دے دیتے ہیں، اور وہ اس سے خریداری کرتے ہیں، اگرچہ اسٹور کی پالیسی میں یہ منع ہوتا ہے، پوچھنا یہ تھا، کہ کیا وہ کسی دوست کو ڈسکاؤنٹ دے سکتا ہے؟

جواب

ملازم کو اسٹور کی جانب سے "ایمپلائی ڈسکاؤنٹ" کی جن افراد کے لیے اجازت ہے، فقط وہی لوگ، اس ڈسکاؤنٹ سے نفع اٹھا سکتے ہیں، ملازم ان کے علاوہ کسی اور فرد، مثلاً اپنے کسی دوست کو، یہ ڈسکاؤنٹ خریداری کے لیے نہیں دے سکتا؛ کہ ملازم، اپنے دوست کو اپنے گھر کا فرد ظاہر کرے گا، جو کہ جھوٹ اور دھوکہ ہے، اور یہ دونوں گناہ کے کام ہیں۔

جھوٹ کے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: "إن الصدق يهدي إلى البر، وإن البر يهدي إلى الجنة، وإن الرجل ليصدق حتى يكون صديقا، وإن الكذب يهدي إلى الفجور، و إن الفجور يهدي إلى النار، وإن الرجل ليكذب، حتى يكتب عند الله كذابا" ترجمہ: بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے، اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذّاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحیح البخاری، جلد2، صفحہ 900، مطبوعہ: کراچی)

دھوکے کے متعلق صحیح مسلم میں حدیثِ پاک مروی ہے "عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على صبرة طعام فأدخل يده فيها، فنالت أصابعه بللا فقال: ما هذا يا صاحب الطعام؟ قال أصابته السماء يا رسول الله، قال: أفلا جعلته فوق الطعام كي يراه الناس، من غش فليس مني" ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و سلم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، تو اپنا ہاتھ مبارک اس میں ڈال دیا، پس آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی انگلیوں نے اس میں تری پائی، تو فرمایا: اے غلے والے! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! اسے بارش پہنچ گئی

ہے، فرمایا: **تو گیلے حصے کو تو نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہ ڈالا، تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے، جس نے دھوکہ دیا، وہ مجھ میں سے نہیں۔** (صحیح مسلم، ج 1، ص 99، حدیث 102، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

دھوکے کے متعلق بسوط سرخسی میں ہے "الغدر حرام" ترجمہ: دھوکہ دینا حرام ہے۔ (بسوط سرخسی، ج 10، ص 96، دار المعرفۃ، بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "غَدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔" (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-4954

تاریخ اجراء: 05 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/23 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net